فتاویٰ امن پوری (قسط ۶۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: فرض روزہ کی قضا باقی ہے، کیا نفل روزہ رکھنا جائز ہے؟

جواب: فرض کی قضا باقی ہو، تب بھی نفل روزہ رکھا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا موسم سرما میں قضا کے روزے رکھنے سے ثواب میں کمی واقع ہوتی ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: بے نمازی کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز الگ حکم ہے اور روزہ الگ۔ جو بے نمازی روزہ رکھتا ہو، اس کا فرض ادا ہو جائے گا، البتہ نماز کے ترک پر گنہگار ہوگا۔

سوال: رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے کون سے ہیں؟

جواب: فرض روزوں کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ .

''رمضان المبارک کے بعد افضل ترین روزے محرم کے ہیں اور فرائض کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی۔''

(صحیح مسلم : 202/1163)

سوال: روزہ افطار کرنے کا صحیح وقت کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾(البقرة: ١٨٧)

''روزہ رات تک مکمل کرو۔''

پوری امت کا اجماع ہے کہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جوں ہی سورج غروب ہو، روزہ افطار کر دیا جائے۔ احادیث صحیحہ اس کی تائید کرتی ہیں۔

❁ سیدنا بشیر ابن الخصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صُومُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ، وَأَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ فَأَفْطِرُوا.

''روزہ ایسے رکھیں، جیسے اللہ نے حکم دیا ہے اور روزہ رات تک مکمل کریں، جوں ہی رات داخل ہو، افطار کر لیں۔''

(مسند الإمام أحمد: 225/5، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

''جب اس (مغرب کی) طرف سے رات نمودار ہو جائے، اس (مشرق کی) طرف سے دن ختم ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے، تو روزے دار کی افطاری کا وقت ہو جاتا ہے۔''

(صحيح البخاري: 1954، صحيح مسلم: 1100)

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ .

''لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے، جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔''

(صحيح البخاري : 1957، صحيح مسلم : 1098)

❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) نے اس حدیث پر بایں الفاظ باب قائم کیا ہے:

''اس بات کا بیان ہے کہ لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے، جب تک افطار میں جلدی کریں گے، اس کا مفہوم مخالف یہ ہوگا کہ جب افطار میں تاخیر کریں گے، تو شر میں واقع ہو جائیں گے۔''

(صحيح ابن خزيمة، قبل الحديث : 2059)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے کہ (دنیوی واخروی) معاملات کی بربادی کا سبب جلد افطار کرنے کی سنت کو بدلنا ہے۔ نیز افطاری میں تاخیر اور اس حوالے سے سنت کی مخالفت کرنا، جانتے بوجھتے امور (دین ودنیا) کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔''

(إكمال العلم بشرح صحيح مسلم : 34/4)

❁ علامہ تورپشتی رحمہ اللہ (٦٦١ھ) لکھتے ہیں:

''روزہ جلدی افطار کرنے میں یہود ونصاریٰ کی مخالفت ہے، یہ ستاروں کے طلوع ہونے پر افطار کرتے تھے، پھر یہ ہماری امت میں اہل بدعت کا شعار بن چکا ہے، یہ ان کی نشانی ہے، حالانکہ اس عمل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہیں تھے۔''

(المُيَسَّر في شرح مصابيح السّنّة : 463/2، المِرقاة للملا علي : 1381/4)

۞ علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (۷۰۲ھ) فرماتے ہیں:

''غروب شمس کے یقین ہو جانے کے فورا بعد افطار کرنا بالاتفاق مستحب ہے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔ نیز اس میں شیعہ کا رد ہے کہ جو افطار میں تاخیر کرتے ہیں اور ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ شاید لوگوں کے خیر پر رہنے کا سبب جلدی افطار کرنا ہے، کیونکہ اگر وہ افطار تاخیر سے کریں گے، تو خلاف سنت عمل کے مرتکب ٹھہریں گے اور خیر پر تب تک رہیں گے، جب تک سنت پر عمل پیرا رہیں گے۔''

(إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام : 26/2)

۞ علامہ زیلعی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں شیعہ کا رد ہے، جو ستاروں کے طلوع ہونے تک افطاری میں تاخیر کرتے ہیں، کیونکہ یہ تاخیر خلاف سنت ہے۔''

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق :343/1)

۞ علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) لکھتے ہیں:

''روزہ جلدی افطار کرنے میں شیعہ کا رد ہے، جو افطاری کو ستاروں کے طلوع ہونے تک مؤخر کرتے ہیں۔''

(التّوضيح لشرح الجامع الصّحيح : 400/13)

۞ تابعی کبیر، ابو عطیہ وادعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں اور مسروق رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، ہم نے کہا: ام المومنین! دو صحابی ہیں، ایک جلدی افطار کر لیتے ہیں اور نماز بھی جلدی ادا کرتے ہیں، جبکہ دوسرے (تھوڑی) تاخیر سے افطار کرتے ہیں اور نماز میں بھی تاخیر کر

دیتے ہیں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: وہ کون ہیں، جو افطار اور نماز میں جلدی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، تو سیدہ نے فرمایا: جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔''

(صحيح مسلم : 1099)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِأَنَّ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُونَ.

''دین تب تک غالب رہے گا، جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔''

(سنن أبي داود : 2353، السنن الكبرى للنسائي : 3313، سنن ابن ماجه : 1698، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: کیا شعبان میں کوئی روزہ فرض یا واجب ہے؟

جواب: شعبان میں کوئی روزہ فرض یا واجب نہیں ہے۔

سوال: کیا تیرہویں شعبان کا روزہ رکھنا باعث فضیلت ہے؟

جواب: تیرہویں شعبان کے روزے کی کوئی خاص فضیلت حدیث میں بیان نہیں ہوئی، نہ اسلاف امت کا اس پر عمل ہے۔

سوال: کیا پندرہ شعبان کو روزہ مسنون ہے؟

جواب: اس بارے میں کوئی روایت ثابت نہیں۔

سوال: اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اعتکاف مسنون مستحب عمل ہے۔

(سوال): اعتکاف کس مسجد میں ہوسکتا ہے اور کس میں نہیں؟

(جواب): اعتکاف ہر مسجد میں ہوسکتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ (البقرة : ١٨٧)

''تم مسجد میں اعتکاف کر رہے ہو۔''

❀ امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَمَّ اللّٰهُ الْمَسَاجِدَ كُلَّهَا وَلَمْ يَخُصَّ شَيْئًا مِنْهَا .

''اللہ تعالیٰ نے تمام مسجدوں کو شامل کیا ہے، کسی مسجد کو خاص نہیں کیا۔''

(مؤطأ الإمام مالك : 313/1)

❀ امام بخاری رحمہ اللہ اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلْاعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا .

''تمام مساجد میں اعتکاف (کا بیان)''

(صحيح البخاري، قبل الحديث : 2025)

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْاِعْتِكَافُ جَائِزٌ فِي جَمِيعِ الْمَسَاجِدِ عَلٰى ظَاهِرِ الْآيَةِ .

''آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف تمام مساجد میں جائز ہے۔''

(الإشراف على مذاهب العلماء : 160/3)

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا .

''میرے لیے زمین کو مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنادیا گیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 335، صحيح مسلم :521)

۞ اس حدیث کے تحت علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ پوری زمین میں نماز جائز ہے، ورنہ تو نص اور اجماع سے ثابت ہے کہ پیشاب و پاخانہ مسجد کے علاوہ ہر جگہ جائز ہے، لہٰذا یہ بات درست ہے کہ مسجد کے علاوہ مقامات کا مسجد والا حکم نہیں ہے، یہ بھی درست ہے کہ مسجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں۔''

(المحلّٰى بالآثار : 428/3)

۞ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ، يُجْمَعُ فِيهِ .

''اعتکاف صرف اس مسجد میں ہوسکتا ہے، جس میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 90/3، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ امام حکم بن عتیبہ اور امام حماد بن ابی سلیمان رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْتَكَفُ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ يَجْمَعُونَ فِيهِ .

''اعتکاف صرف اس مسجد میں کیا جا سکتا ہے، جس میں لوگ باجماعت نماز پڑھتے ہوں۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 91/3، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ امام ابوجعفر باقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ يُجْمَعُ فِيهِ .

''اعتکاف صرف اس مسجد میں جائز ہے، جس میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 91/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا اعْتِكَافَ، إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ .

''اعتکاف اس مسجد میں درست ہے، جس میں نماز کی جماعت ہوتی ہو۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 91/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَبَا قِلَابَةَ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهٖ .

''امام ابوقلابہ رحمہ اللہ نے اپنے علاقے کی مسجد میں اعتکاف کیا۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 89/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ بِالِاعْتِكَافِ فِي مَسَاجِدِ الْقَبَائِلِ .

''قبائل کی مساجد میں اعتکاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 90/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہمارا اتفاقی مسئلہ ہے کہ جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے، اس میں اعتکاف کرنا مکروہ نہیں ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك :313/1)

سوال: کیا اعتکاف صرف مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں جائز ہے؟

جواب: سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ .

''اعتکاف صرف تین مسجدوں میں ہی جائز ہے؛ ① مسجد حرام، ② مسجد نبوی، ③ مسجد بیت المقدس (اقصیٰ)۔''

(شرح مشكل الآثار : 201/7، ح :2771، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 519/4)

اس کی سند ضعیف ہے، سفیان بن عیینہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

۞ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے عنعنہ کو مضر سمجھتے تھے۔

(علل ابن أبي حاتم :488/1)

لہٰذا حافظ ذہبی رحمہ اللہ (سیر اعلام النبلاء:۱۵/۸۱) کا اسے ''صحیح'' کہنا درست نہیں۔

۞ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس روایت کو منسوخ قرار دیا ہے۔

(شرح مشكل الآثار : 20/4)

اس روایت پر متقدمین ائمہ میں سے کسی نے عمل نہیں کیا۔ بلکہ سارے مسلمان متفق نظر آتے ہیں کہ اعتکاف کسی بھی مسجد میں ہوسکتا ہے۔

۞ سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ کا قول (مصنف عبد الرزاق :۸۰۱۴) عبد الرزاق اور سفیان ثوری کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز دوسرا قول (مصنف عبد الرزاق:۸۰۶۱) عبد الرزاق اور سفیان بن عیینہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۞ سعید بن مسیّب کے قول (ابن ابی شیبہ:۳/۹۰) میں قتادہ مدلس ہیں، سماع

کی تصریح نہیں کی۔

❁ عطاء بن ابی رباح کا قول (مصنف عبدالرزاق:۸۰۱۹) عبدالرزاق کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سوال: کیا معتکف مسجد میں مریض کا چیک اپ کر کے نسخہ لکھ سکتا ہے؟

جواب: حسب ضرورت ایسا کرنے میں مضائقہ نہیں۔

سوال: معتکف کا غسل خانے میں ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا معتکف گوشہ صحن مسجد میں بیٹھ سکتا ہے؟

جواب: جہاں چاہے، بیٹھ سکتا ہے۔

سوال: کیا معتکف اپنے خیمہ سے باہر سو سکتا ہے؟

جواب: سو سکتا ہے۔

سوال: اعتکاف مکمل کرنے سے پہلے ختم کر دیا، کیا قضا واجب ہے؟

جواب: اعتکاف سنت ہے، اس کی قضا مستحب ہے، واجب نہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ میں آپ کا خیمہ لگاتی اور آپ فجر کے بعد اس میں داخل ہو جاتے۔ ایک دفعہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے خیمہ لگانے کی اجازت چاہی، میں نے اجازت دے دی، تو انہوں نے خیمہ لگایا، سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ لگا دیا، صبح جب اتنے سارے خیمے دیکھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ

کیا؟ جب بتا دیا گیا تو فرمایا: آپ اسے نیکی سمجھ رہی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے اس ماہ کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کا ایک عشرہ اعتکاف کیا۔''

(صحيح البخاري : 2033)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ النَّوَافِلَ الْمُعْتَادَةَ إِذَا فَاتَتْ تُقْضَى اسْتِحْبَابًا وَاسْتَدَلَّ بِهِ الْمَالِكِيَّةُ عَلٰى وُجُوبِ قَضَاءِ الْعَمَلِ لِمَنْ شَرَعَ فِيهِ ثُمَّ أَبْطَلَهٗ وَلَا دَلَالَةَ فِيهِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ نوافل رہ جائیں، تو قضا مستحب ہے، مالکیہ نے اس سے استدلال کیا ہے کہ عمل شروع کرنے کے بعد اگر مکمل نہیں کیا تو قضا واجب ہے۔ حالانکہ یہ استدلال درست نہیں۔''

(فتح الباري : 4/277)

ازواج مطہرات سے ثابت نہیں کہ انہوں نے اعتکاف کی قضا دی ہو۔

سوال: معتکف کا غسل تبرید (ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل) کے لیے مسجد سے باہر جانا کیسا ہے؟

جواب: مناسب نہیں۔

سوال: جو معتکف مسجد میں سگریٹ نوشی کرتا ہے، کیا اس کا اعتکاف قائم رہتا ہے؟

جواب: گو کہ سگریٹ نوشی ناجائز ہے، مگر اس سے اعتکاف نہ ٹوٹے گا۔

سوال: جس جگہ کو ناجائز قبضہ کر کے مسجد کا حصہ بنایا گیا ہے، اس جگہ اعتکاف کرنے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ناجائز قبضہ کر کے مسجد بنانا حرام اور ناجائز ہے، مگر اس جگہ نماز پڑھنے، اعتکاف کرنے یا کوئی نیک عمل کرنے سے ادائیگی ہو جائے گی۔

(سوال): معتکف کسی ملازمت کی ضرورت سے مسجد سے باہر جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اعتکاف باقی نہ رہے گا۔

(سوال): جو شخص پورا عشرہ اعتکاف کرنے کے بجائے تین دن یا پانچ دن کا اعتکاف کرتا ہے، کیا اسے سنتِ اعتکاف کا اجر حاصل ہوگا؟

(جواب): اعتکاف ایک دن کا بھی ہوسکتا ہے، مگر جو رمضان میں جو مسنون اعتکاف ہے، وہ آخری مکمل عشرہ کا ہے، نبی کریم ﷺ یا صحابہ سے عشرہ اخیرہ میں تین یا پانچ یا سات دن اعتکاف کرنا ثابت نہیں۔ اس لیے تین یا پانچ دن اعتکاف کرنے والوں کو اجر وثواب تو ملے گا، مگر عشرہ رمضان کے مسنون اعتکاف کا اجر نہ ملے گا، واللہ اعلم!

(سوال): کیا بغیر عذر اعتکاف ترک کرنا گناہ ہے؟

(جواب): اعتکاف مسنون سنت ہے، واجب نہیں، اس کے ترک پر مواخذہ نہیں۔

(سوال): معتکف خیمہ میں کب داخل ہو؟

(جواب): معتکف کے لیے مسنون ہے کہ بیسویں رمضان کی افطاری سے پہلے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں آجائے، خیمہ لگا دے، رات بھر مسجد میں عبادت کرے، خیمہ میں داخل نہ ہو، پھر نماز فجر کے بعد خیمہ میں داخل ہو جائے۔ (بخاری:۲۰۱۸، مسلم:۱۱۶۷)

(سوال): کیا معلم حالت اعتکاف میں مسجد کے بچوں کو تعلیم دے سکتا ہے؟

(جواب): دے سکتا ہے۔

(سوال): معتکف کے لیے مسجد کے برآمدے میں جانا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): کیا اعتکاف عشرہ سے کم ہوسکتا ہے؟

(جواب): مسنون یہی ہے کہ عشرہ کا اعتکاف کیا جائے۔ اس سے کم اعتکاف کرنے والا بھی اجر سے محروم نہ ہوگا۔

(سوال): ایک شخص اپنی آبادی کی مسجد کو چھوڑ کر کسی دوسرے علاقے کی مسجد میں اعتکاف کرسکتا ہے؟

(جواب): کرسکتا ہے، البتہ بہتر ہے کہ اپنے محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کرے۔

(سوال): اعتکاف کی حالت میں دوسری مسجد میں قرآن سنانے کے لیے جانا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں، اس سے اعتکاف ختم ہوجائے گا۔

(سوال): حالت اعتکاف میں ڈاک خانہ کا کام کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ اعتکاف کا مقصد ہی یہ ہے کہ دنیاوی اُمور سے منقطع ہوکر اپنا وقت عبادتِ الٰہیہ میں صرف کیا جائے۔

(سوال): اگر کسی نے بیماری کی وجہ سے اعتکاف توڑ دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس کے لیے ایک عشرہ کے اعتکاف کی قضا مستحب ہے، واجب نہیں۔

(سوال): کیا حج فرض ہے؟

(جواب): حج ہر صاحب استطاعت آزاد بالغ عاقل مرد وعورت پر فرض ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾

(آل عمران: ۹۷)

''اللہ تعالیٰ کے لیے ہر اس شخص پر بیت اللہ کا حج فرض ہے، جو بیت اللہ تک پہنچنے کی (مالی وجسمانی) استطاعت رکھتا ہے۔''

سوال: ایک شخص کے پاس نقد روپیہ نہیں ہے، اس کے پاس صحرائی جائیداد ہے، مگر اس کی آمدن اہل وعیال کے سالانہ اخراجات سے زیادہ نہیں ہے، کیا اس شخص پر حج فرض ہے، کہ وہ جائیداد کو فروخت کر کے حج کے لیے جائے؟

جواب: اس پر بیت اللہ کا حج فرض نہیں ہے۔

سوال: ایک شخص نے نیت کی کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے مال ودولت سے نوازے گا، تو وہ فلاں جگہ مسجد بنوائے گا، جب اسے مال ودولت حاصل ہو، تو کیا وہ پہلے بیت اللہ کا حج کرے یا مسجد بنوائے؟

جواب: اس پر حج فرض ہے، پہلے فرض ادا کرے، پھر مسجد بنوائے۔

سوال: ایک شخص کے پاس سود کا اتنا روپیہ جمع ہو گیا ہے، کہ اس پر حج فرض ہو چکا ہے، کیا وہ ان روپیوں سے حج کرے؟

جواب: اسے چاہیے کہ سود کا روپیہ اس کے اصل مالکوں کو لوٹائے، ان پیسوں سے حج تو کیا، اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

سوال: مکان نہ ہو، تو مالدار اپنا گھر بنوائے یا حج کرے؟

جواب: مکان انسان کی بنیادی ضرورت ہے، جب تک یہ ضرورت پوری نہیں ہو جاتی، اس پر حج فرض نہیں ہوا۔

سوال: جائیداد رہن رکھ کر حج کرنا کیسا ہے؟

جواب: قرض اُٹھا کر حج کرنا جائز ہے، اس سے فرضیت ادا ہو جائے گی۔

(سوال): بھیک مانگ کر حج کے لیے پیسے جمع کرنا کیسا ہے؟

(جواب): حج کے لیے بھیک مانگنا جائز نہیں۔

(سوال): ایک شخص کے پاس اتنا روپیہ جمع ہوگیا کہ اس پر حج فرض ہو چکا تھا، مگر اس نے سارا روپیہ اپنے بیٹے کی شادی پر لگا دیا، پھر وہ مفلس ہوگیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): اس پر حج فرض ہو چکا تھا، اگر چہ اب وہ مفلس ہے، مگر اس کے ذمہ حج کی فرضیت باقی ہے، اگر بغیر حج کیے فوت ہوگیا، تو گناہ گار ہوگا۔

(سوال): اگر صرف مکہ تک جانے کے اخراجات ہیں، آنے کے اخراجات دستیاب نہیں، تو کیا حج فرض ہے؟

(جواب): جب تک بیت اللہ تک جانے اور واپسی کے اخراجات نہ ہوں، تو حج فرض نہیں ہوتا۔

(سوال): مالدار حج کرے یا اولاد کی شادی؟

(جواب): اس کے پاس جب اتنا روپیہ جمع ہو جائے کہ بآسانی حج کے اخراجات پورے کر سکتا ہے، تو اس پر حج فرض ہے، اس کی ادائیگی کرے۔ جبکہ اولاد کی شادی میں بھاری اخراجات اٹھانا فرض تو کجا، جائز بھی نہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے مروجہ جہیز کا کوئی جواز نہیں۔ کتنے ہی لوگ ہیں، جو اس بہانے سے حج ادا نہیں کرتے کہ ابھی ان کے کندھوں پر اولاد کی ذمہ داریاں موجود ہیں، ان مروجہ بھاری ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوتے وہ بوڑھا ہو جاتا ہے، اب حج کی ادائیگی کے لیے نہ اس کی جیب ساتھ دیتی ہے اور نہ جسم۔ اور وہ اسی حالت میں دنیا چھوڑ جاتا ہے۔

(سوال): جس کے پاس (بمطابق سن ۲۰۲۰ء) دس لاکھ پاکستانی روپے ہوں، کیا

اس پر حج فرض ہے؟

(جواب): اس پر حج فرض ہے۔

(سوال): اگر عورت حج کی مالی استطاعت رکھتی ہے، مگر کوئی محرم اس کے ساتھ نہیں، کیا اس پر حج فرض ہے؟

(جواب): عورت کے لیے مالی اور جسمانی استطاعت کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار موجود ہو، اگر محرم رشتہ دار میسر نہیں، تو اس پر حج بیت اللہ فرض نہیں۔ کیونکہ عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں۔

(سوال): عورت نے محرم کے بغیر حج کیا، کیا فرض ادا ہوا یا نہیں؟

(جواب): فرض ادا ہو جائے گا، مگر عورت بغیر محرم سفر کرنے پر گناہ گار ہوگی۔

(سوال): والدہ ناراض تھی، کہ بیٹا اسی حالت میں حج کو چلا گیا، کیا حج ادا ہوا؟

(جواب): حج ادا ہو گیا، اسے چاہیے کہ والدہ کو راضی کر لے۔

(سوال): ماہر معالج کسی صاحب استطاعت شخص کو ضرر کے اندیشہ سے حج سے منع کرے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر واقعی ضرر کا اندیشہ ہے، تو معالج کی بات مان لینی چاہیے، وہ خود حج پر نہ جائے، بلکہ اپنی جگہ کسی ایسے شخص کو حج پر بھیج دے، جس نے اپنا فرض حج کر لیا ہو۔ اس کی طرف سے فرض ادا ہو جائے گا۔ اسے حج بدل کہتے ہیں۔

(سوال): جو شخص صاحب نصاب ہے، مگر زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، اگر وہ حج کے لیے جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس سے حج کا فرض ادا ہو جائے گا، مگر زکوٰۃ نہ دینے پر گناہ گار ہوگا۔

(سوال): ایک شخص پر زندگی میں ایک ہی بار حج فرض ہے یا بار بار؟

(جواب): زندگی میں ایک بار حج کرنا ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ ایک سے زائد بار حج فرض نہیں، اگرچہ وہ بار بار صاحب استطاعت ہو۔

(سوال): اگر حجاز کا والی کافر ہو، کیا بیت اللہ کا حج کرنا جائز ہے؟

(جواب): تب بھی بیت اللہ کا حج فرض ہے۔

(سوال): صاحب استطاعت فوراً حج نہ کرے، تو گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

(جواب): صاحب استطاعت کو فوراً حج کرنا چاہیے، اگر استطاعت کے بعد اسے حج کا موقع ملے، پھر بھی نہ کرے اور اسی حالت میں فوت ہو جائے، تو سخت گناہ گار ہوگا۔

(سوال): کیا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر حج کر سکتی ہے؟

(جواب): فرض حج ہے، تو اس میں شوہر کی اجازت ضروری نہیں، مگر اس کے ساتھ محرم رشتہ دار کا ہونا ضروری ہے۔

(سوال): کیا حج کی ادائیگی خلیفہ کے بغیر ہو سکتی ہے؟

(جواب): حج کی فرضیت میں خلیفہ وقت کا کچھ تعلق نہیں۔

(سوال): جو باپ کے مال سے حج کر چکا ہو، کیا اس پر دوبارہ حج فرض ہے؟

(جواب): جو شخص بلوغت کے بعد اپنے والد یا کسی کے مال سے حج کر چکا ہو، اس پر دوبارہ حج فرض نہیں ہے، اس کا فرض حج ادا ہو چکا ہے۔

(سوال): ایک مسکین کو زکوٰۃ کا اتنا روپیہ ملا کہ وہ صاحب استطاعت ہو گیا، کیا اس پر حج فرض ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): کیاوالدین کی اجازت کے بغیر حج کے لیے جانا جائز ہے؟

(جواب): حج اللہ کا فرض ہے، اس میں والدین کی اجازت ضروری نہیں۔ اگر والدین روکیں، تب بھی حج کرے، کیونکہ مخلوق کی اطاعت میں خالق کی نافرمانی جائز نہیں۔

رہا مسئلہ والدین کی خدمت کا، تو اس کا بندوبست کرے، حج کے چند دن ہیں، اس کے بعد زندگی بھر والدین کی خدمت میں لگا رہے۔

(سوال): کیا عورت غیر محرم کے ساتھ حج کر سکتی ہے؟

(جواب): عورت کے لیے غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں۔

(سوال): ایک شخص صاحب استطاعت ہے، مگر حج پر نہیں جاتا اور اپنا روپیہ غریبوں میں بانٹ دیتا ہے، کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ شخص فرض کا تارک ہے۔ جب تک حج ادا نہیں کر لیتا، اس کا وبال اس کے سر پر رہے گا۔

(سوال): کیا ماں چھوٹے بچے کو کسی کے سپرد کر کے حج کے لیے جاسکتی ہے؟

(جواب): اگر بچے کو نقصان کا اندیشہ نہ ہو، تو حج کے لیے جاسکتی ہے۔

(سوال): دوران عدت سفر حج کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

(سوال): کیا بیوہ عورت غیر محرم کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے یا نہیں؟

(جواب): نہیں جاسکتی۔

(سوال): ایک شخص کے پاس دو مکان ہیں، ایک میں خود رہتا ہے اور دوسرا زائد ہے، کیا اس پر حج فرض ہے؟

(جواب): جب تک اس کے پاس حج کے اخراجات کے لیے رقم جمع نہیں ہو جاتی، اس

پر حج فرض نہیں۔

(سوال): ایک شخص ریٹائرڈ ملازم ہے، وہ پنشن سے گزارہ کرتا ہے، جائیداد بھی ہے، مگراس کی آمدن اخراجات سے کم ہے، مگر جائیداد کی قیمت اتنی ہے کہ اسے فروخت کرے، تو حج کرسکتا ہے، کیا اس پر حج فرض ہے؟

(جواب): اس پر حج فرض نہیں ہے۔ وہ جائیداد کو فروخت نہ کرے۔

(سوال): کیا جائیداد کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے؟

(جواب): اگر جائیداد کی آمدن اس کے اخراجات سے زیادہ نہیں، تو اس کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوتا، اگر جائیداد زائد ہے، تو اسے فروخت کر کے حج کرنا فرض ہے، واللہ اعلم!

(سوال): نفل حج والدین کی اجازت کے بغیر کرنا کیسا ہے؟

(جواب): اگر والدین اپنی خدمت کی غرض سے روکتے ہیں، تو ان کی اجازت کے بغیر نفل حج کے لیے نہیں جانا چاہیے، اگر کوئی اور وجہ ہے، تو اسے دیکھا جائے گا۔

(سوال): حج کی فرضیت کے بعد تھوڑی بہت تاخیر کرنا کیسا ہے؟

(جواب): تھوڑی بہت تاخیر جائز ہے، مگر جتنا جلدی فرض ادا ہو جائے، اتنا بہتر ہے۔

(سوال): اگر کسی کے ذمہ مہر کی ادائیگی واجب ہو، تو کیا وہ پہلے مہر ادا کرے یا حج کے لیے جائے؟

(جواب): مہر غیر معجّل ایک قرض ہے، جب تک قرض کی ادائیگی نہیں ہو جاتی، حج فرض نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ پہلے مہر کی ادائیگی کرے، پھر حج کو جائے۔

(سوال): اگر عورت غیر محرم کے ساتھ حج کے لیے جانا چاہے، تو کیا شوہر روک سکتا ہے؟

(جواب): شوہر کا اپنی بیوی کو روکنا ضروری ہے۔

(سوال): کیا عورت غیر محرم پیر کے ہمراہ حج پر جاسکتی ہے؟

(جواب): غیر محرم کوئی بھی ہو، اس کے ساتھ حج کے لیے نہیں جاسکتی۔

(سوال): کیا عورت ان عورتوں کے ہمراہ حج کے لیے جاسکتی ہے، جن کے ساتھ محرم مرد موجود ہیں؟

(جواب): ہر عورت کا اپنا محرم ہمراہ ہونا ضروری ہے۔

(سوال): جس پر حج فرض ہے، وہ اپنے والد کو حج کرائے، تو کیا اس کا اپنا فرض ادا ہوگا؟

(جواب): اس کا اپنا فرض ادا نہ ہوگا۔

(سوال): حج سے پہلے یا حج کے بعد زنا کرنے والے کا حج ادا ہوگا یا نہیں؟

(جواب): حج کا احرام باندھنے سے پہلے یا احرام کھولنے کے بعد زنا کرنے والے کا حج صحیح ہے، زنا کا گناہ اس کے ذمہ ہے۔

(سوال): اگر عرفہ کا دن جمعہ کو ہو، تو کیا وہ حج ستر حج کے برابر ہے؟

(جواب): یہ کہنا کہ جمعہ کے دن عرفہ ہو، تو حج ستر حج کے برابر ہے، بے دلیل ہے۔ بعض لوگ اسے ''حج اکبر'' کہتے ہیں، یہ بھی درست نہیں۔

(سوال): حدیث: ''جمعہ کے دن کیا جانے والے عمل کا ثواب ستر گناہ لکھا جاتا ہے ......'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): یہ روایت بے سند ہے۔

(سوال): روایت: ''جمعہ کے دن عرفہ کا وقوف ستر حج سے افضل ہے۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): بے سند ہے۔